امام راغب اصفہانی نے بھی اس سے ملتی جلتی تعریف ازالة الروح عن الجسد کالموت سے کی ہے(۱۰) قرآن کریم میں لفظ قتل سات معنی میں استعمال ہوا ہے(۱۱)
(الف) الفعل الممیت للنفس کسی کو جان سے مارنے کا عمل (۱۲)(ب)القتال(۱۳)(ج) اللعنة (۱۴) (د)التعذیب(۱۵)(ھ)الدفن للحی (۱۶) کسی زندہ کو دفن کرنا(و) القصاص(۱۷)(ز)الذبح(۱۸)

قتل وغارت کی ممانعت قرآن کی روشنی میں: قرآن نے ہر قسم کے قتل ناحق کی ممانعت کی ہے اور کسی ایک فرد کے قتل ناحق کو ساری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے(۱۹) بالخصوص معصوم بچوں کی جان لینے کی شدید مذمت کی ہے صرف ان لوگوں کے قتل کی اجازت دی ہے جو مسلمانوں کے خلاف اسلحہ اٹھائیں ،حملہ آور ہوں، مسلمانوں کی جان کے درپہ ہوں(۲۰) ورنہ مسلمانوں کو واضح حکم دیا گیا ولا تقتلوا انفسکم (۲۱) کسی شخص کو قتل کرنا جائز نہیں جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا فرمایا فجزاؤ جھنم خلداً فیھا (۲۲) اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب ہے اور اس کی لعنت ہے اور سخت عذاب اس کیلئے تیار کیا گیا ہے

بچوں کے قتل کی ممانعت: انسان عموماً اپنے سے کمزور قوت وطاقت کو قتل کرتا ہے جس میں معصوم بچوں کا قتل بھی شامل ہے کبھی جہالت کے سبب رسم ورواج کے خاطر قتل کرنا(۲۳) کبھی ذاتی مفاد کے خاطر یہ سوچ کر کہ کیسے کھلائے گا(۲۴) کبھی غیرت کے نام پر قتل کرتا ہے(۲۵) کبھی دشمنی میں قتل کرتا ہے(۲۶) قرآن کی رو سے یہ تمام صورتیں ممنوع ہیں

انبیاء،علماء وصلحاء کا قتل اور ان کا موقف: اسلام نے جنگی اخلاقیات کے حوالہ سے مسلمانوں کو پابند کیا ہے جو لوگ اپنے عبادت خانوں میں مصروف عبادت ہوں انہیں قتل نہ کرو لہٰذا مذہبی عالم خواہ کسی بھی مذہب سے وابستہ ہو اس کے قتل کی اجازت نہیں۔ جو نافرمان ہیں مشرک ہیں ان کی صفت تھی وہ انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔(۲۷) اسیطرح جو صالحین اچھائیوں کا حکم دیتے ان کو بھی قتل کر دیا جاتا تھا(۲۸) انبیاء کو آگ میں ڈال کر جلانے کی کوشش کرتے تھے(۲۹) انبیاء وصلحا کو آبائی شہروں سے نکال دیتے تھے(۳۰) ان افراد کا جرم فقط یہ تھا کہ یہ اللہ کی توحید کی طرف بلاتے شرک سے روکتے (۳۱) حقوق اللہ وحقوق العباد ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔

انبیاء وصلحا کا معمول تھا کہ قتل کی کھلی دھمکیاں ملنے کے باوجود اپنے موقف پر ڈٹے رہتے تھے اور قتل کے جواب میں قتل کی دھمکی نہیں دیتے تھے بلکہ فرماتے **لئن بسطت إلي يدک لتقتلني ما أنا بباسط يدي إليک لا قتلک انی اخاف الله رب العالمين** (۳۲)

اگر تم نے مجھے قتل کرنا چاہا تو بھی میں جواب میں قتل نہیں کرنا چاہوں گا اس لئے کہ مجھے اللہ کا خوف ہے اللہ سے ڈرتا ہوں اس کا حکم ہے کسی بھی انسان کا قتل جائز نہیں جس نے کسی بھی شخص کو ناحق قتل کیا یا زمین میں فساد کیا اس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کیا جس نے کسی ایک انسان کو قتل سے بچایا اس نے سارے انسانوں کو زندگی فراہم کی (۳۳) گویا قرآن کی رو سے انبیاء وصلحاء کی ذمہ داری ہے وہ اپنی جانوں کی پرواہ کیئے بغیر لوگوں کی جانوں کو تحفظ فراہم کریں نہ کہ لوگوں کی جانیں لینے پر آمادہ کریں!

آج نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے لیکن علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا گیا ہے **العلماء ورثة الانبياء** یعنی علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں لہٰذا علماء کی ذمہ داری ہے آج کے دور میں قتل وغارت گاری کے خاتمہ کیلئے اپنی ذمہ داری کو ادا کریں بنی اسرائیل کے لوگوں نے جب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا تو اللہ کی جانب سے ان پر قتل کی سزا نافذ کی یعنی وہ طبقہ جس نے **امر بالمعروف ونهي عن المنكر** کا فریضہ ادا نہیں کیا وہ اپنے ہاتھوں سے ان افراد کو قتل کریں جو کفر وشرک میں مبتلا تھے اس عذاب کے نتیجہ میں ہر فرد کو اپنے ہاتھوں سے اپنے عزیزوں کو قتل کرنا پڑا (۳۴) گویا اللہ کے عذابوں میں سے ایک عذاب قتل عام ہے یعنی انسانوں کے ہاتھوں انسانوں کا قتل جس سے بچنا اور بچانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

قتل وغارت کی ممانعت سیرت طیبہؐ کی روشنی میں: آپؐ نے مشرکین مکہ کے تمام ظلم وستم کے باوجود مسلمانوں کو مشرکین سے لڑنے یا ان کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی حتی کہ جن لوگوں نے آپ کو مختلف اوقات میں قتل کرنے کی کوشش کی یا ارادہ کیا آپؐ کے گھر کا گھیراؤ کیا ان کے قتل کا بھی حکم نہیں دیا سراقہ بن مالک جو 100 اونٹوں کے انعام کیلئے آپ کو گرفتار و قتل کرنے کی نیت سے آپ کا تعاقب کرتے ہوئے خود گرفت میں آ گیا آپؐ نے اسے بھی واپس جانے کی اجازت دے دی مدینہ میں اسلامی اسٹیٹ کے قیام کے بعد آپ کی وفات تک جتنی لڑائیاں ہوئیں اس میں تیس لاکھ مربع کلومیٹر کا علاقہ فتح ہوا لیکن دو سو چالیس افراد بھی ہلاک نہیں ہوئے (۳۵)

یہ آپ کی تعلیمات کا ثمرہ ہے ورنہ دونوں عالمی جنگوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح انسانوں کو ذبح کیا گیا اور نام نہاد مھذب ملکوں نے سول آبادیوں کا نام ونشان مٹا دیا جس کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے

پہلی جنگ عظیم
Casualties in world war 1

ملک Coumtry	کل متحرک افواج Total mobilized forces	ہلاک یا قتل killed or died	زخمی Wounded	قیدی بنے یا گم ہوئے Prisoners or missing	کل حادثات یا ہلاکتیں Total casualties
Austrila.Hungry	7800,000	1,200,000	3,620,000	2,200,000	7,020,000
Belgium	267000	13,716	44,686	34,659	93,061
BirtishEmpire	8,904,467	908,371	2,090,212	191,652	3,190,235
Bulgharia	1,200,000	87,500	152,390	27,029	266,919
France	8,410,000	1,357,800	4,266,000	537,000	6,160,800
Germany	11,000,000	1,773,700	4,216,058	1,152,800	7,142,558
Greece	230,000	5,000	21,000	1,000	27,000
Italy	5615,000	650,000	947,000	600,000	2,197,000
Japan	800,000	300	907	3	1,210
Montenegro	50,000	3,000	10,000	7,000	20,000
portugal	100,000	7,222	13,751	12,318	33,291
Romania	750,000	335,706	120,000	80,000	535,706
Russia	12,000,000	1,700,000	4,950,000	2,500,000	9,150,000
Serbia	707,343	45,000	133,148	152,958	331,106
Turkey	2,850,000	325,000	400,000	250,000	975,000
UnitedStates	4,734,991	116,516	204,002	-	320,518

دوسری جنگ عظیم
Casualties in world war II

ملک Country	جنگ میں شامل افراد Men in war	میدان جنگ کی اموات Battle Deaths	زخمی Wounded
Australia	1000,000	26,976	180,864
Austria	800,000	280,000	350,117
Belgium	625,000	8,460	55,513
Brazil	40,334	943	4,222
Bulgaria	339,760	6,671	21,878
Canada	1,086,343	42,042	53,145
China	17,250,521	1,324,516	1,762,006
Czechoslovakia	-	6,683	8,017
Denmark	-	4,339	-
Finland	500,000	79,047	50,000
France	-	201,568	400,000
Germany	20,000,000	3,250,000	7,250,000
Greece	-	17,024	47,290
Hungary	-	147,435	89,313
India	2,393,891	32,121	64,354
Italy	3,100,000	149,496	66,716
Japan	9,700,000	1,270,000	140,000
Nehtheriands	280,000	6,500	2,860
NewZealand	194,000	11,625	17,000
Norway	75,000	2,000	-
Poland	-	664,000	530,000
Romania	650,000	350,000	-
South Africa	410,065	2,437	-
U.S.S.R	-	6,115,000	4,012,000
United Kingdom	5,896,000	357,116	369,267
United States	16,112,566	291,557	670,846
Yugoslavia	3,741,000	305,000	425,000

(۲۵)

اس پس منظر کے ساتھ آپ کی تعلیم ملاحظہ فرمائیں آپ ؐ نے فرمایا:

اکبر الکبائر الإشراک باللہ وقتل النفس (۳٦)

یعنی سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور کسی کو قتل کرنا ہے حضرت اسامہؓ نے لڑائی کے دوران کلمہ پڑھنے والے ایک دشمن کو اس خیال سے قتل کر دیا کہ یہ جان بچانے کیلئے کلمہ پڑھ رہا ہے جب آپ کو علم ہوا تو آپ ؐ نے حضرت اسامہؓ کو اس قدر عتاب کے انداز میں مخاطب کیا **أقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ** ؟ کہ کیا تم نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کر دیا؟

اُسامہؓ نے فرمایا میں نے تمنا کی کے کاش اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا (۳۷) آپ ؐ نے مسلمانوں کے قتل کو کفر سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا وقتالہ کفر (۳۸)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آپ ؐ نے فرمایا کسی مسلمان کو قتل کرنے کے مقابلہ میں دنیا کا ختم ہو جانا اللہ کے نزدیک کم درجہ کا گناہ ہے (۳۹) دوسری جگہ فرمایا القاتل والمقتول فی النار (۴۰) یعنی قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ مقتول سے مراد وہ شخص ہے جو قتل کے ارادہ سے نکلا لیکن اچانک قتل ہو گیا صرف مسلمان ہی نہیں اگر کوئی غیر مسلم کو قتل کرتا ہے تو اس کی بھی مذمت کی گئی ہے فرمایا:

من قتل نفسا معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ (۴۱)

جس نے کسی ذمی کافر کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا

آپ ؐ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تین افراد سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں جس میں سے ایک شخص وہ ہے جو لوگوں کا ناحق خون بہاتا ہے (۴۲)

آپ ؐ نے فرمایا **کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ** (۴۳)

ہر مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کا خون اس کا مال اور عزت کو نقصان پہنچانا حرام ہے

حتیٰ کہ نقصان پہنچانے کے ارادہ سے یا کسی مسلمان کو ڈرانے کیلئے اسلحہ تاننا بھی ممنوع ہے (۴۴)

اس لئے کہ بسا اوقات مزاح مزاح میں اسلحہ چل جاتا ہے اور انسانی جان ضائع ہو جاتی ہے دوسر شخص مزاح کو حقیقت سمجھ کر جوابی حملہ بھی کر سکتا ہے لہذا ایسے عمل سے بھی منع کیا گیا ہے۔
ضرورت ہے مسلمان ان تعلیمات پر عمل کریں

حواشی وحوالہ جات

۱۔قرآن میں ہے وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ.......... من خشیۃ اللہ سورہ بقرہ

۲۔سورۃ المائدہ: ۲۷تا۳۲

۳۔رضیؔ، سید واجد علی/ رسول میدان جنگ میں/ پنجاب بکڈپو، لاہور ۱۹۶۶ء/ص ۲۱

۴۔فرید وجدی، علامہ/ المدنیۃ والاسلام/ص ۳۲

۵۔سورۃ البروج:۱

۶۔مفتاحی، مولانا محمد ظفر الدین ندوی/ اسلام کا نظام امن/ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۳۴

۷۔رضوی، سید واجد علی رسول میدان جنگ میں، ص/ ۲۷۱

۸۔الفیومی، احمد بن محمد المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مطبعۃ الحلبی مصر ص/ ۱۸۷ اور المقاییس ۵/ ۱۶۵ الصحاح ۵/ ۱۷۹۷ التاج ۱۵/ ۶۰۷۔۱۹ المفردات ص/ ۳۹۳

۹۔جرجانی، التعریفات دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۳ھ ص/ ۱۷۹

۱۰۔الراغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن دار القلم دمشق بیروت ۱۹۹۲ء ص/ ۲۹۳
مزید دیکھیں الکلیات ص/ ۷۲۹

۱۱۔موسوعۃ نضرۃ النعیم ص/ ۵۲۸۵

۱۲۔آل عمران/ ۱۴۶ اور سورہ النساء ۹۳

۱۳۔البقرہ/ ۱۹۱

۱۴۔الذاریات/ ۱۰ المدثر/ ۱۹۔۲۰ البروج/ ۴

۱۵۔الاحزاب/ ۶۱

۱۶۔الانعام/۱۵۱

۱۷۔الاسراء/۳۳

۱۸۔الاعراف/۱۴۱

۱۹۔المائدہ/۳۲

۲۰۔البقرہ/۱۹۰۔۱۹۲اور۲۵۱الانفال/۱۷۔۱۸ التوبۃ/۵،الاحزاب/۲۶

۲۱۔النساء/۲۹

۲۲۔النساء/۹۲۔۹۳

۲۳۔الانعام/۱۴۰

۲۴۔الانعام/۱۵۱اورالاسراء/۳۱

۲۵۔التکویر/۸

۲۶۔الاعراف/۱۴۱اورالقصص/۹

۲۷۔البقرۃ/۶۱اور۹۱اورآل عمران/۲۱اور۱۱۲اور۱۸۳اورالنساء/۱۵۵

۲۸۔آل عمران/۲۱

۲۹۔العنکبوت/۲۴

۳۰۔البقرۃ/۸۴۔۸۵

۳۱۔غافر/۲۸

۳۲۔المائدہ۲۸۔۲۹

۳۳۔المائدہ/۳۲

۳۴۔سورۃ بقرہ میں ارشاد ربانی ہے فاقتلوا انفسکم یعنی ایک دوسرے کو قتل کرو

۳۵۔محمد حمید اللہ، ڈاکٹر خطبات بہاولپور ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۱۹۹۲ء، ص/ ۲۳۸

۳۶۔عسقلانی، ابن حجر فتح الباری تحقیق محب الدین الخطیب دار الریان للتراث القاہرہ ۱۴۰۷ھ

،ج/۱۲/۔۱ ۶۸۷ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۸۸
۳۷۔عسقلانی، ابن حجر، الفتح الباری ج/۱۲۔۲ ۶۸۷ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۹۶
۳۸۔عسقلانی، ان حجر ج/۱۳۔۶ ۷۰۷ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۴ اور نسائی ۷/ ۸۱ اور جامع الاصول ۱۰/ ۲۰۸
۳۹۔النسائی ۷/۸۲ اور جامع الاصول ۱۰/ ۲۰۸
۴۰۔عسقلانی، ابن حجر، الفتح الباری ج/۱۲۔۵ ۶۸۷ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۸۸
۴۱۔عسقلانی، ابن حجر الفتح الباری ج/۱۲۔۶۹۱۴
۴۲۔عسقلانی، ابن حجر الفتح الباری ج/۱۲۔۶۸۸۲
۴۳۔ القشیری مسلم بن حجاج صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۵۶۴
۴۴۔عسقلانی، ابن حجر الفتح الباری ج/۱۲۔۴ ۶۸۷ صحیح مسلم حدیث نمبر ۹۸

اسوہ حسنہ اور مروجہ میلاد محفلیں

خراج عقیدت ادا کرنے والو، خراج عقیدت سے کیا کام ہوگا
یہی ہے زبانی محبت کا عالم تو دین ہدیٰ اور بدنام ہوگا
اگر سن سکو تو روح محمد ﷺ خراج اطاعت کی طالب ہے تم سے
یہی ہے جو قول و عمل کی دورنگی بہت درد انگیز انجام ہوگا
فقط خوش بیانی کے جوہر دکھا کر کوئی قوم دنیا میں ابھری نہیں ہے
عمل چھوڑ کر صرف باتیں بنا کر کوئی قوم دنیا میں ابھری نہیں ہے
اٹھو مومنو! آج سے عہد کرلو، حبیب خدا ﷺ کی اطاعت کرو گے

عالمی مذاہب کے درمیان تہذیبی وثقافتی رابطہ سیرت طیبہ ؐ کی روشنی میں

پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ

اسلام ایک آخری اور عالمگیر دین ہے جو حضرت محمد (۴) داع (۵) الامی (۶) فائق (۷) متلقی القرآن (۸) العالم (۹) العلیم (۱۰) المعلم (۱۱) مصدق (۱۲) الحجتہ البالغہ (۱۳)، مبشراً (۱۴) صاحب المعراج (۱۵) المرتل (۱۶) الحکیم (۱۷) المزکی (۱۸) ھادی اعظم (۱۹) خاتم النبیین (۲۰) الظاھر (۲۱) امام الناس (۲۲) احمد (۲۳) سید الثقلین (۲۴) رفیع الذکر (۲۵)، عبداللہ (۲۶) المبتھل (۲۷) شاھداً (۲۸) المرتضی (۲۹) رؤف رحیم (۳۰) المجاہد (۳۱) ذوالقوۃ (۳۲) بشر کامل (۳۳) رسول کامل (۳۴) امام المتقین (۳۵) المسیح (۳۶) عبد کامل (۳۷) المنذر (۳۸) المؤید (۳۹) المتوکل (۴۰) العابد (۴۱) الذکر (۴۲) کو آخری کتاب یعنی قرآن پاک کے ذریعے عطا فرمایا گیا ہے اس کا دائرہ نصیحت عالمگیری اور دور قیامت تک ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ **قل یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً** (۴۳) **ترجمہ**

''اے محمد! کہہ دیجئے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں''۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ **"کان کل نبی یبعث الیٰ قومہ خاصہ و بعثت الیٰ کل احمر و اسود"** (۴۴) **ترجمہ** ''ہر نبی اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور میں تمام سرخ وسیاہ قوموں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں''

لہذا آپ ﷺ کی تعلیمات عالمگیر ہے۔ آپ ﷺ کی پیش کردہ تعلیمات محض نظری نہیں بلکہ خود ان پر عمل کر کے انہیں عملی زندگی میں نافذ کیا۔ صرف حضرت محمد ﷺ تمام دنیا کی قوموں کے لیے اور قیامت تک کے لیے نمونہ عمل اور قابل تقلید بنا کر بھیجے گئے۔ اس لیے آپ ﷺ کی سیرت کو ہر حیثیت سے مکمل، دائمی اور ہمیشہ کے لیے محفوظ رہنے کی ضرورت تھی اور یہی ختم

صدر شعبہ اسلامیات، پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ ڈگری کالج، نارتھ ناظم آباد کراچی
ایم۔اے، ایم۔ایڈ، ایم۔فل اسلامیات، ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی کراچی

نبوت کی سب سے بڑی عملی دلیل ہے۔(۴۵) ارشاد ربانی ہے کہ:

" وما ارسلنک الا کافة للناس بشیراً و نذیراً ولکن اکثر الناس لایعلمون "(۴۶)

ترجمہ ''اور ہم نے آپ ﷺ کو سارے لوگوں کے لیے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں جانتے''

آپ ﷺ کی ہستی رہتی دنیا تک کے لیے بہترین نمونہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ " (۴۷)

ترجمہ ''البتہ تمھارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے''

اسلام کا ظہور در حقیقت دین ابراہیم کی حقیقت کی تکمیل تھی۔اس لیے وہ ابتدا ہی سے اس حقیقت گم شدہ کی تحدید و احیاء میں مصروف ہو گیا جس کا قالب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں نے تیار کیا تھا۔(۴۸)

The meaning of the word ISLAM Islam is an Arabic word meaning "submission (to Allah)" and is described as a "Deen" in Arabic, meaning "way of life" and /or "religion". It has an etymological relationship to other Arabic words, such as Salaam, meaning "peace". (49)

براعظم امریکہ سے لیکر ایشیاء تک، آسٹریلیا سے لیکر یورپ تک افریقہ سے لیکر انٹارٹیکا تک جہاں کہیں انسان آباد ہے وہ پُر امن بقائے باہمی کا خواہشمند ہے۔تشدد اور انتہا پسندی سے نفرت کرتا ہے۔(۵۰) اسلام انتہا پسندی کے الزام کی واشگاف تردید کرتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے کہ دین اسلام اتفاق و اتحاد کا مذہب ہے۔(۵۱) یہ اخلاق اور محبت کا پیغام ہے۔(۵۲) انسان کا ناصح ہے۔(۵۳) یہ اخوت و بھائی چارے کا پیغام بر ہے۔(۵۴) یہ آزادی فکر کا حامی ہے۔(۵۵) یہ دین متعدین (۵۶) کافرین (۵۷) ظالمین (۵۸) مفسدین (۵۹) مسرفین (۶۰) خائنین (۶۱) متکبرین (۶۲) فرحین (۶۳) کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔اس کی بجائے یہ دین محسنین

(۶۴) متطہرین (۶۵) صابرین (۶۶) متوکلین (۶۷) مقسطین (۶۸) متقین (۶۹) مطہرین (۷۰) سے محبت رکھتا ہے۔ یہ دین کسی پر ظلم و تشدد ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ (۷۱) بلکہ زندگی کے ہر لمحے میں امن و سلامتی چاہتا ہے۔ (۷۲) اور اس مقصد کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اپنے اصولوں اور فرائض میں شامل کرتا ہے۔ (۷۳) یہ دین مذہبی انتہا پسندی کی آڑ میں کسی پر ظلم و زیادتی یا تشدد کا روادار ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ فلسفہ انسانیت میں یہ انسان کو اللہ کا نائب اور خلیفہ تصور کرتا ہے۔ (۷۴) یہ دین انسان کی عزت و عظمت کے بارے میں اس قدر حساس ہے کہ یہ ایک انسان کی دوسرے کے ساتھ بدکلامی (۷۵) بدگمانی (۷۶) بدی (۷۷) بہتان (۷۸) بے حیائی (۷۹) کو نہ صرف انسانی قدروں کے خلاف سمجھتا ہے بلکہ ان رذائل کو گناہ تصور کرتا ہے۔ اس کے برعکس انسان کے لیے پاک دامنی (۸۰) پاکیزگی (۸۱) تقویٰ و پرہیزگاری (۸۲) تزکیہ نفس (۸۳) نیکی (۸۴) ثابت قدمی (۸۵)، حسن سلوک (۸۶) خشیت الٰہی (۸۷)، رضائے الٰہی (۸۸) صدق (۸۹) مساوات (۹۰) عفو و درگزر (۹۱) عمل صالح (۹۲) کو انسانی قدروں و منزلت کی علامات اور صفات و وقار دیتا ہے اور یہ سارے حوالے میرے نبی ﷺ کی سیرت و کردار کے روشن حوالے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے تیئس سال کی مختصر مدت میں جو حیرت انگیز انقلاب برپا کیا اس برق رفتاری اور اس کے ہمہ گیر اثرات نے ان لوگوں کو بھی انگشت بدنداں کر دیا جو آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے مشن کے سخت مخالف رہے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت کا حیرت انگیز کرشمہ تھا کہ تیئس سال کی مختصر مدت میں صحرائے عرب کے جو وحشی علم و معرفت اور تہذیب و تمدن سے بالکل کورے تھے وہ پوری دنیا میں علم و حکمت اور تہذیب و شائستگی کے چراغ روشن کرتے ہیں جو لوگ کل تک ایک دوسرے کے خون سے اپنی پیاس بجھا رہے تھے وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ (۹۳)

ثقافت کا مفہوم

ثقافت ایک ایسا تصور ہے جس کی ابتدا اس وقت ہوئی جب انسانی سرگرمی کی پیداوار (Agriculture) اصلی فطرت سے جدا اور ممتاز ہوگئی۔ کاشت شدہ پودا وہ پودا تھا جسے انسان

کی تخلیقی سرگرمی نے تبدیل کیا تھا۔(۹۴)

انگریزی زبان کا لفظ کلچر عربی کے لفظ ثقافت کے ہم معنی ہیں۔اگرچہ اس کے لیے تہذیب کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ثقافت کے لغوی معنی ہیں زیرک، سبک اور چالاک ہونا، ثقف (۹۵) کے معنی سیدھا کرنا مہذب بنانا، تعلیم دینا اور الثقاف نیزوں کو سیدھا کرنے والے کو کہتے ہیں (۹۶) ھذب کے لغوی معنی شاخ تراشی، پاکیزہ کرنا، درست کرنا ہے۔ھذب کے معنی اصلاح کرنا بھی ہے۔کلچر اسم ہے۔(۹۷) جس کے معنی زراعت، فلاحت، پرورش، تہذیب اور ترقی ہیں۔آکسفورڈ ڈکشنری میں کلچر کے ایک معنی یہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ Intellectual development improvement, Training by (Mental or Physical)

ان تینوں الفاظ کے معنی میں درستی اور اصلاح کا مفہوم پایا جاتا ہے اور یہی معنی ان اصطلاحی تعریفوں میں نمایاں ہیں۔مثلاً راغب علی بیروتی اپنے رسالہ الثقافۃ میں لکھتے ہیں'' الثقافۃ۔۔۔ھل ھی الا اصلاح النفس الصحیح الکامل بحیث یکون صاحبھا مرآۃ الکمال والفضائل۔۔۔ اصلاح الفاسد وتقویم المعوج (۹۸) یعنی ''ثقافت اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ نفس کی صحیح اور کامل اصلاح ہے اس طرح کہ مشقت آدمی کی ذات کمال وفضائل کا آئینہ ہو۔فاسد کی اصلاح اور ٹیڑھے کو سیدھا کرنا ثقافت ہے۔''

جہاں تک لفظ کلچر کا تعلق ہے اس کا مفہوم پوری طرح معین نہیں ہوسکا۔مختلف لوگوں کو اپنے ذوق کے مطابق اس کی تعریفیں کی ہیں جو باہم مناسبت رکھتی ہیں اور مغایریت بھی۔بیگ بی (Bagby) نے اپنی کتاب Concept of Cultuer and History میں Culture کے عنوان سے ایک مستقل باب باندھا ہے جس میں اس نکتہ پر مفصل بحث کی ہے۔ (۹۹) اس کا کہنا ہے کہ اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے فرانسیسی مصنفین (voltair and Vanvenargues) کے ہاں ہوا۔ان کی نزدیک ذہنی تربیت وتہذیب کا نام کلچر تھا۔جلد ہی اچھے آداب، آرٹ، سائنس اور تعلیم وغیرہ بھی اس میں شامل ہوگئے۔(۱۰۰) آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق انگریزی زبان میں یہ مفہوم 1705ء تک نہیں پایا جاتا۔(۱۰۱) کلچر کی اصطلاح کو

میتھیو آرنلڈ نے اپنے کتاب Culture and Anarchy میں استعمال کیا ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس وقت سے لیکر اب تک یہ ایک مبہم لفظ ہے جس کی کئی تعریفیں کی گئی ہیں ۔(۱۰۲) ثقافت کی بے شمار تعریفیں کی گئی ہیں ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی تعداد کم از کم 160 (۱۰۳) تک پہنچتی ہی۔ مختلف ماہرین نے ثقافت کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔

ٹی ایس ایلیٹ کے مطابق ''ثقافت آداب کی شائستگی کا نام ہے یعنی مدنیت اور انسانیت'' (۱۰۴) ایک اور مقام پر وہ لکھتے ہیں کہ ''ایک خاص مقام پر رہنے والے مخصوص افراد کا طرز حیات'' (۱۰۵)

میتھیو آرنلڈ اپنی کتاب Cultuer and Anarchy میں لکھتا ہے کہ ''کلچر انسان کو کامل بنانے کی بے لوث سعی ہے۔ کلچر کمال کی تحصیل ہے۔'' (۱۰۶) اسی کتاب کا مقدمہ نگار خصوصی کلچر کا ذکر اس طرح کرتا ہے'' یہ کلچر آدمیوں کی عام زندگیوں سے پھوٹتا ہے۔ اس کلچر کا مطلب انسانی روح کی معمولی زمین کی درستی یا اسے قابل کاشت بنانا ہے۔'' (۱۰۷)

محسن مھدی نے Ibn Khuldun's Philosophy of history میں کلچر کے متعلق تقریباً اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ ''ثقافت نہ تو صلاحیت و استعداد کا نام ہے اور نہ ان خواہشا کا جو آدمی کی ذات کے اندر موجود ہیں بلکہ صحیح طور پر یہ معاشرتی ادارت اور فنی تخلیقات کی عادی اور رسمی صورت کا نام ہے۔ (۱۰۸)

فیضی نے کلچر کی دو تعریفیں بیان کی ہیں ایک معاشرتی دوسری انسانی' ایک تعریف کے لحاظ سے وہ تمدن سے بھی زیادہ وسعت رکھتا ہے اور دوسری کے اعتبار سے وہ صرف انسانی روح کی تکمیل ہے۔ (۱۰۹) کلچر کی ان مختلف تعریفات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ فلپ بگ بی کی تعریف نسبتاً بہتر ہے۔ وہ کلچر کی تعریفات پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''آیئے اب اس پر اتفاق کر لیں کہ کلچر جس طرح فکر و احساس کے تمام پہلوؤں پر مشتمل ہے اسی طرح طرز عمل و کردار کے تمام پہلوؤں کو بھی شامل ہے۔'' (۱۱۰) فاضل مصنف نے معاشرت' نفسیات اور تمدن کو سامنے رکھتے ہوئے کلچر کی بہت جامع تعریف کی ہے' کہتے ہیں کہ ''ثقافت معاشرے کے افراد کے داخلی اور ابدی طرز عمل کی باقاعدگیوں کا نام ہے اس میں وہ باقاعدگیاں بھی شامل ہیں جو

صاف طور پر موروثی بنیاد رکھتی ہیں۔" (۱۱۱) فیضی نے اس سے ملتی جلتی بات کہی ہے: "کلچر کسی مخصوص زمانے یا ملک کے عام دانشورانہ معیار کا نام ہے۔" (۱۱۲) ٹی ایس ایلیٹ نے اچھی بات کہی ہے کہ لوگ آرٹ، معاشرتی نظام، رسوم، مذہب وغیرہ کو کلچر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ چیزیں کلچر نہیں بلکہ وہ کچھ ہیں جن سے کلچر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ (۱۱۳)

مشرقی مفکرین کی نظر میں ثقافت

ابن خلدون: ابن خلدون کے خیال میں ثقافت انسانی فطرت کا تجزیہ اور انسانی معاشرے کی تشکیل کے اسباب کو تلاش کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخ کے بیرونی واقعات سے اندرونی گوشوں کی نقاب کشائی کرنا ہے (۱۱۴)

حسنین کاظمی اجتماعی زندگی میں اس بنیاد پر جتنے بھی عملی مظاہرے ہوتے ہیں وہ ثقافت کے دائرے میں آتے ہیں یعنی فکر وعقیدہ یا تمدن اور اعمال۔ (۱۱۵)

آغا سہیل: ثقافت کسی ملک کے ادب، طرز معاشرت، فنون لطیفہ، فلسفیانہ خیالات، تمام قسم کی ترقیوں (بشمول مادی) کے اجتماعی احساسات کا مظہر ہوتا ہے۔ (۱۱۶)

کلچر جرمن کے لفظ کلٹر (KULTURE) سے ماخوذ ہے جس میں جوتنے بونے اور اگانے کا استعارہ پایا جاتا ہے۔ مگر جو کچھ جوتا جاتا ہے وہ زمین نہیں انفرادی واراجتماعی ذہن ہے۔ (۱۱۷) قرآن مجید میں کلچر کا مترادف لفظ فلاح آیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کے آغاز میں ہے کہ "اولٰئک ھم المفلحون" (سورہ البقرہ/ آیت نمبر ۳) کے الفاظ آئے ہیں فلح کے اصل معنی شق یعنی پھاڑنا ہیں۔ زمین پر ہل چلانے پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس لیے کسان کو عربی زبان میں فلاح کہا جاتا ہے۔ (۱۱۸) پس قرآنی نقطہ نگاہ سے ثقافت سے مراد ان قوائے مضمرہ کا ظہور ہے جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ذرہ ذرہ میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ جب انسان کی مخفی استعدادیں ظاہر ہو جائیں اور کائنات کے ذرے ذرے کو اپنا تابع بنالیں تب کلچر (ثقافت) اپنے نقطہ عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ثقافت کا سرچشمہ وحی الٰہی اور عقل ہیں۔ (۱۱۹)

تہذیب: تہذیب عربی زبان کا لفظ ہے۔ (۱۲۰) تہذیب کا انگریزی میں متبادل لفظ "کلچر" اور تمدن کا انگریزی میں مترادف لفظ Civilization ہے۔ اس لیے تہذیب کا اصطلاحی مفہوم وہی

ہوگا جو '' کلچر'' کا اصطلاحی مفہوم ہے اور تمدن کا اصطلاحی مطلب وہی ہوگا جو Civilization کا اصطلاحی مطلب ہے۔(۱۲۱)

امام راغب اصفہانی اپنی کتاب مفردات القرآن میں لکھتے ہیں کہ کسی چیز کے بھانپ لینے اور کسی کام کے کرنے میں مہارت اور حذاقت کا نام ثقف ہے۔ اس سے ثقافت کا لفظ مشتق ہے جس کے معنی باہم شمشیر زنی کے ہیں۔ رُمع مُثقف کے معنی ہیں سیدھا کیا ہوا نیزہ اور جس آلہ سے نیزے کو سیدھا کیا جاتا ہے وہ ثقافت کہلاتا ہے۔(۱۲۲)

علامہ زمخشری اپنی کتاب '' اساس'' میں لکھتا ہے کہ مجازاً آداب سکھانے اور مہذب بنانے کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ولوثقیفک ولوقیفک لما کنت شیئا یعنی اگر مجھے نہ سنوارتا اور باخبر نہ کرتا تو میں کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس طرح یوں بھی کہا جاتا ہے کہ تھذبتُ وثقفتُ الا علیٰ یدک یعنی میں نے تجھ سے ہی ادب اور تہذیب سیکھی۔ راغب علی بیروتی اپنے رسالہ الثقافۃ میں لکھتا ہے کہ '' الثقافۃ ! ھی الاصلاح النفس الصحیح الکامل بحیث یکون صاحبھا مراۃ االکمال و الفضائل۔۔ اصلاح الفساد وتقویم المعوج (۱۲۳) یعنی ثقافت نام ہے نفس کی صحیح اور کامل اصلاکا، اس طرح کہ مثقف آدمی کی ذات کمال اور فضائل کی آئینہ ہو۔ فاسد کی اصلاح اور ٹیڑھے کو سیدھا کرنا ثقافت ہے۔

تمدن　تمدن کا مادہ '' مدن'' ہے جس کے معنی جگہ، بستی اور شہر کے ہیں۔ تمدن کے ٹھیک معنی ہیں آپس میں مل جل کر رہنا۔ اصطلاح میں تمدن کہتے ہیں آپس میں ملنے جلنے، رہنے سہنے کے قواعد و ضوابط، شخصی و جماعتی آزادی، شخصی واجتماعی حقوق وفرائض بجالانے کے قوانین اور انسانی حقوق و فرائض ادا کرنے کے طریقے جو اخلاقی اصول پر منضبط ہیں۔(۱۲۴) تاہم القاموس العصری میں تمدن کے معنی پاک صاف کرنا، شائستہ کرنا اور متمدن کرنا کے ہیں۔(۱۲۵)

تہذیب' ثقافت اور تمدن میں تعلق　جب ایک انسان مادی زندگی کی ضروریات اور احتیاجات کے لیے کوشاں ہوتا ہے تو تمدن وجود میں آتا ہے اور جب لطیف جذبات، احساسات، ذہن اور روح کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ذرائع اور وسائل عمل میں لاتا تو ثقافت وجود میں آتی ہے مثلاً ایک فلسفی کے افکار، شاعر کے اشعار، موسیقار کے نغمات سب

ایک انسان کے داخلی احساسات اور کیفیات کا آئینہ دار ہیں۔ گویا تمدن خارجی امور کا مظہر ہوتا ہے اور ثقافت باطنی کیفیات کا مظہر۔(۱۲۶) تہذیب اگر روح ہے تو تمدن جسم ہے۔ تہذیب اصل ہے اور تمدن اس کا مظہر ہے۔ مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمدن معاشرتی، مادی اور فنی ارتقاء کا نام ہے جبکہ تہذیب روحانی اور ذہنی ارتقاء کا نام ہے۔ (۱۲۷) تہذیب وتمدن لازم وملزوم ہے۔ جب تہذیب عملی شکل اختیار کرتی ہے تو تمدن ظہور میں آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں تہذیب سوچ اور عقیدے کا نام ہے اور اس کے مطابق عمل تمدن کہلاتا ہے۔(۱۲۸)

ثقافت اور مذہب میتھیو آرنلڈ کے نزدیک کلچر مذہب سے وسیع تر مفہوم رکھتا ہے بلکہ اس کے نزدیک تو مذہب کلچر کا ایک جزو ہے۔ اکثر مصنفین نے کلچر اور مذہب کے ضمن میں یہی بات کہی ہے مثلاً فیضی نے اسلامی کلچر میں اس خیال کو اس طرح دہرایا ہے کہ ''مذہب' زبان' نسل' ملک یہ ہیں وہ عناصر جن سے ثقافت کی بوقلموں ساخت بنتی ہے۔(۱۲۹) آیئے دیکھتے ہیں کہ مذہب کیا ہے؟

مذہب کیا ہے ؟ جب ہم مذاہب عالم کی بات کرتے ہیں تو سب سے پہلے غور کرنا چاہیے کہ مذہب کیا ہے؟

ای بی ٹیلر کے مطابق ''مذہب روحانی موجودات پر اعتقاد کا نام ہے'' (۱۳۰) فرید وجدی نے مذہب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مذہب ان معقول خیالات وتصورات کے مجموعے کا نام ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ تمام افراد انسانی رشتے میں منسلک ہو جائیں۔ مذہب نوع انسانی کے لیے ایک ابدی ضابطہ حیات ہے'' (۱۳۱)

۱۔ ''مذہب'' صرف عبادات تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب قوموں نے دین اسلام کو ترک کر کے دوسرے طریقے اختیار کر لیے تو مذاہب بن گئے جو صرف عبادات تک محدود کر دیئے گئے۔(۱۳۲)

۲۔ ''مذہب'' چند اخلاقی اقدار کے مجموعے کا نام ہے اس میں کسی شعبہ میں کسی مخصوص عقیدے' نقطہ نظر یا مسلک کی پیروی کی جاتی ہے' یہ انسان کی پوری زندگی پر محیط نہیں ہوتا۔ اس طور پر ''مذہب'' کو ''دین'' کا جزو کہنا مناسب ہے یعنی ''دین'' اگر ''کل'' ہے تو ''مذہب'' اس کا ایک

''جزو'' ہے۔(۱۳۳)

اسلام دین / مذہب ؟ اسلام نے مذہب کے لیے ''دین'' کی اصطلاح متعارف کرائی ہے۔قرآن وسنت میں اسلام اور دین کی اصطلاح بے شمار مقامات پر استعمال ہوئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام (۱۳۴) '' بے شک اللہ کے نزدیک دین تو صرف اسلام ہے''۔اسی طرح قرآن مجید میں اسلام کے لیے دین الحق (۱۳۵) کے الفاظ بھی آئے ہیں ۔اسلام وہ دین ہے جو انسان کے فکر وعمل کو صحیح خطوط پر چلا کر اسے جسمانی وروحانی دنیا میں بانتیجہ و بارمراد فرماتا ہے۔اسلام دین حق بھی ہے اور کامل بھی جیسا کہ فرمایا''قل جاالحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا''ترجمہ'' کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے کے لیے ہی تھا ''(۱۳۶) اسلام کے علاوہ آج کوئی مذہب ایسا جامع ومانع نہیں ہے جو باعتبار اپنی تعلیمات کے اسلام جیسی جامعیت وجاذبیت اور کمال رکھتا ہو۔(۱۳۷)

اسلامی معاشرے میں تہذیب و ثقافت کا ارتقاء

اسلام تہذیبی اور جغرافیائی اعتبار سے دنیا کے ایک پسماندہ ترین خطے میں آیا ہے۔حضرت محمد ﷺ نے جاہل عربوں کو دنیا کی اعلیٰ ترین قوم بنادیا اور انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک ایسا جامع نظام پیش کیا جو روحانی اور مادی ہر دو اعتبار سے انسانی مسائل کے حل اور اس کے ارتقاوارتقاع کا ضامن ہے۔(۱۳۸) اسلام تاریخ عالم کا ایک حیرت انگیز اور اہم ترین باب ہے۔اسلام نے نہ صرف عربوں کی کایا پلٹ دی بلکہ اس نے نوع انسانی پر بہت بڑا احسان کیا۔اسلام نے علم کو عوام کی ملکیت بنادیا۔اس نے انسان اور اللہ میں براہ راست رشتہ قائم کیا۔گبن کے الفاظ میں ''اسلام ایک ایسا انقلاب تھا جس نے اقوام عالم کی سیرت پر ایک نئی پائیدار مہر ثبت کردی''اسلام نے عوام کو اس فرسودہ تہذیب سے باہر نکالا جس نے صدیوں سے ان کے حقوق غصب کر رکھے تھے۔ اسلام نے عوام کو ذہنی اور اخلاقی پستیوں سے نکال کر انہیں تہذیب وتمدن کی رفعتوں تک پہنچادیا۔ (۱۳۹) اسلام کا مادہ اشتقاق ''سلم'' ہے جس کے معنی سلامتی پانے اور محفوظ رہنے کے ہیں۔اس مفہوم میں یہ لفظ حدیث میں استعمال ہوا ہے۔